ہفتہ
۲۴۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۱۱ | ہفتہ ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ ۲۴۔ تبوک ۱۳۷۳ ہش ۲۴۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

سچی خوشیوں کا سرچشمہ خدا ہے

سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس اس حیّ وقیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا اسی طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ (-) جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس سے دکھ اٹھا لیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور (صاحب ایمان) پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔ ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلائے ناگہانی۔ اس بلا سے خدا بچا لیتا ہے پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۶۳)

جو کام بھی کرو اس میں مولا کریم کی رضا مدِّنظر رکھو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اخلاص کیا ہے؟ اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام کرو اس میں یہ مدنظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو۔ حب ہو تو حب للہ ہو۔ بغض ہو تو بغض للہ ہو۔ کھاؤ تو اس لئے کہ کھانے کا حکم دیا ہے پیتے ہو تو سمجھ لو کہ "(پیو)" کے حکم کی تعمیل ہے۔ غرض سارے کاموں میں اخلاص ہو۔ رسم و عادت، نفس و ہوا کی ظلمت نہ ہو۔ اندرونی جوش اس کے باعث نہ ہوئے ہوں۔

صواب کیا ہے۔ کہ ہر بھلا کام اس طرح پر کیا جاوے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھایا ہے اگر نیکی کرے مگر نہ اس طرح جس طرح رسول ﷺ نے سکھائی ہے وہ راہ صواب نہیں۔ غرض یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کام کے کرنے میں اجازت سرکاری ہے یا نہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے یا نہیں۔ پس کام کرو خشیت الٰہی سے اور پھر اخلاص و صواب سے۔

(-) یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام پر ایمان لاتے ہیں اور (-) پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعمال اور ترک اعمال میں کسی کو شریک نہیں کرتے۔ نیکی کو اس لئے کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث بنے اور اسی کے لئے اس کو کرے۔ اور بدیوں سے اس لئے اجتناب کرے کہ خدا نے ان کو برا فرمایا۔ اور ان سے روکا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع مدنظر رکھ کر نیکی کرے نیکی کرتا ہوا بھی خوف الٰہی کو دل میں جگہ دے۔ کیونکہ وہ نکتہ نواز اور نکتہ گیر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جنابہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ بدیاں کرتے ہوئے خوف کریں۔ فرمایا 'نہیں نہیں' نیکیاں کرتے ہوئے خوف کرو۔ جو نیکیاں کرنے کی ہیں کرو۔ اور پھر حضور الٰہی میں ڈرتے رہو کہ ایسا نہ ہو کہ عظیم و قدوس خدا کے حضور کے لائق ہیں یا نہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو (نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں) کے مصداق ہوتے ہیں یعنی ہوں اور آخر میں خشیت ہو۔ فعل اور ترک فعل اخلاص اور صواب کے طور پر ہوں۔ اور وہ بھلائیوں کے لینے والے اور دوسرے سے بڑھنے والے ہیں۔

(از خطبہ ۳۱۔ مارچ ۱۸۹۹ء)

درخواست دعا

○ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بہت بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ جو کہ خانصاحب ذوالفقار علی خان گوہر رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بڑی بیٹی تھیں اور کرنل اوصاف علی خان کی بیوہ تھیں ۲۰۔ ستمبر کو ایک ماہ بیمار رہ کر اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۹۰ برس تھی۔ اسلام آباد میں وہ اپنے داماد شیخ مبارک احمد کے پاس رہتی تھیں۔ ان کی میت موصیہ ہونے کی وجہ سے ربوہ لائی گئی جہاں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا۔

آپ بہت نیک پرہیزگار اور دعا گو خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

ولادت

○ مکرم عامر ارشاد قریشی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ النور سوسائٹی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶-۹-۹۴ کو بیٹا عطا فرمایا۔ بچے کا نام حضرت صاحب نے از راہ شفقت ادیب احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ارشاد احمد شکیب (وفات یافتہ) آف جیکب آباد کا پوتا اور بشیر احمد ریحان صاحب (وفات یافتہ) کرونڈی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

اس رنگ میں ذکر کریں کہ آپ کے ساتھ تمام دنیا کا ذکر وابستہ ہو جائے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۴- تبوک ۱۳۷۳ ہش ۲۴- ستمبر ۱۹۹۴ء

تدبیر بھی خدا سے مانگیں

ہو سکتا ہے کوئی شخص اپنے گھر میں بیمار ہو اور اسے ہسپتال لے جانے کے لئے کوئی گاڑی (یا کوئی بھی اور سواری) ہی نہ ملے اور یہ بات اس کے لئے مہلک ثابت ہو۔ ایسے کئی واقعات ہمارے سامنے رونما ہوئے ہیں۔ گاڑی ملی۔ تو ڈرائیور نہ ملا۔ اور ڈرائیور بھی مل گیا تو گاڑی میں پٹرول نہیں ہے۔ یا گاڑی کی چابی ہی نہیں ملتی۔ اور گاڑی مل جائے اور بیمار کو ہسپتال لے بھی جائیں تو ہو سکتا ہے ڈاکٹر کسی اور مریض کو دیکھ رہا ہو یا کہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہو۔ اور ڈاکٹر بھی مل جائے تو اسکی تجویز کردہ دوائی ہی نہ ملے۔ ہسپتال میں بھی نہ ہو۔ کیمسٹ کی دوکان بند ہو یا وہاں بھی وہ دوائی نہ ہو۔ اور اگر دوائی بھی مل جائے تو یہ ہو سکتا ہے وہ دوائی مفید ہی نہ ثابت ہو۔ یہ سب انسانی تدابیر ہیں ان میں کچھ بھی ہو سکتا ہے اور انسان مجبور ہو جاتا ہے کہ جو بھی نتیجہ نکلے اسے بھگتے۔ آخر وہ کر بھی کیا سکتا ہے۔ اس نے تو ہاتھ پاؤں مارے ہیں اس نے تو تگ و دو کی ہے۔ لیکن بنا کچھ نہیں۔

یہ بات ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرواتی ہے کہ چونکہ ہر گام پر ناکامی ہو سکتی ہے اس لئے ہر گام پر دعا کی ضرورت ہے ہر قدم اٹھانے پر ہی نہیں بلکہ ہر قدم اٹھانے سے پہلے۔ یعنی تدبیر کا ہر مرحلہ اختیار کرنے سے پہلے۔ گویا کہ تدبیر کے کارگر ہونے کے لئے دعا یہ کی جائے کہ تدبیر بھی خدا تعالیٰ ہی سمجھائے۔ ہماری سوچی ہوئی تدبیر کی غلطی پر تو وہ رہنمائی کرے ہی لیکن ہماری تدبیر سوچنے سے پہلے وہ ہماری رہنمائی کرے اور ہمارا ہاتھ پکڑ کر اس طرف چلائے جو کامیابی سے ہمکنار کر دے۔ ہمارے دل و دماغ کو ان باتوں کی طرف توجہ دلا دے جو ہمیں ہمارے ہدف حاصل کر لینے میں مدد دیں۔

یہ سب کچھ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر یہ دعا تو کی ہی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تدبیروں کو کامیاب کرے لیکن ایک دعا اس سے بھی اہم ہے اور وہ یہ ہے کہ تدبیر بھی وہی سمجھائے یعنی تدبیر کرنے سے پہلے دعا مانگی جائے کہ خدا بتائے۔ خدا ہماری رہنمائی فرمائے کہ ہم کس طرح سوچیں اور کیا کریں اور جو کچھ کریں وہ کس طرح کریں۔

تدبیر سوچ کر پھر دعا کرنا بھی ٹھیک ہی سہی لیکن اس سے بہتر یہ ہے کہ کسی بات کا خیال آتے ہی۔ یا کوئی کام شروع کرنے سے پہلے ہم دعا کریں۔ ایسا کرنے سے تدبیر بھی خدا سمجھائے گا اور تدبیر کی کامیابی کو یقینی بھی وہی بنائے گا۔

پس آئیے ہم یہ عادت ڈال لیں کہ تدبیر بھی خدا ہی سے مانگیں گے اور تدبیر کی کامیابی بھی اسی سے حاصل کریں گے۔ یہ عادت ڈال لینا آسان بھی ہے اور مفید بھی۔

اک دُوجے سے پیار کرو اور پیار کی ریت چلاؤ
نفرت کا دنیا کے ہر گوشے سے نام مٹاؤ
کون۔ کہاں اور کب تک دے گا کوئی اپنا ساتھ
سب کو اپنا میت بناؤ اور سب کے بن جاؤ

ابو الاقبال

رہِ حیات پہ سو بار سج سجا کے چلو
مگر یہ فرض ہے کیا میرا دل دکھا کے چلو

تم اپنی راہ کو ہموار کر سکو تو کرو
مگر یہ کیا کہ مرے راستوں کو ڈھا کے چلو

رہِ وفا پہ رہوں گامزن، یہ میرا جنوں
تمہیں یہ ضد کہ مرے نقشِ پا مٹا کے چلو

ادب شناسِ محبت روش روش اس کی
مرے چمن میں ہواؤ نہ سنسنا کے چلو

ہیں خار زار جو رہ میں رکو نہ ہمسفرو!
چلو مگر ذرا دامن بچا بچا کے چلو

ہوا نہ اس پہ کبھی راز جسم و روح کا فاش
لیا اگرچہ ہے ذرّہ کو آدمی نے تراش

جنوں کو راس نہ آئے دیارِ نکہت و رنگ
ہجومِ لالہ و گل میں بھی کی سکوں کی تلاش

کبھی مقامِ توکل پہ آ گئی جو حیات
غمِ گزشتہ و فردا رہا نہ فکرِ معاش

غنی جو ہے تو ہے دل کی توانگری سے غنی
جو یہ نہیں تو ہے قاروں بھی مفلس و قلاش

سکوں پذیر تھا گرچہ سکوتِ شب کا عمل
تمام رات رہی جوں کی توں جگر کی خراش

وہ سنگ اٹھاتے رہیں اور میں سر جھکاتا رہوں
میرے جنوں کو خرد سے نہیں کوئی پرخاش

عبدالمنان ناہید

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اے نیچر شوخ اینچہ ایذاست
ازدست تو فتنہ ہر طرف خاست

اے شوخ نیچری! یہ کیسا دکھ ہے جو تو دے رہا ہے! تیرے ہاتھوں ہر طرف فتنے برپا ہو گئے

آں کس کہ رہ کجت پسندید
دیگر نگزید جانب راست

جس نے تیرے ٹیڑھے راستہ کو پسند کر لیا اس نے پھر سیدھا راستہ اختیار نہ کیا

لیکن چو بزغور و فکر بینم!
ازماست مصیبتے کہ برماست

لیکن جب میں غور و فکر کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یہ مصیبت ہماری ہی وجہ سے ہے

متروک شدست درس فرقان
زاں روز ہجوم ایں بلا ہاست

قرآن کا پڑھنا پڑھانا لوگوں نے چھوڑ دیا۔ اسی دن سے ان بلاؤں کا ہجوم ہے

نیچر نہ باصل خویش بد بود
دیں گم شدو نور عقلہا کاست

نیچر کی اصلیت تو بری نہ تھی لیکن دین کے گم ہونے سے عقلوں کا نور گھٹ گیا

بر قطرہ نگوں شدند یکبار
رو تافتہ زاں طرف کہ دریاست

یکدم لوگ قطرہ کی طرف جھک گئے اور اس جانب سے منہ پھیر لیا جدھر دریا تھا

برجنت و حشر و نشر خندند
کیں قصہ بعید از خرد ہاست

جنت اور حشر نشر پر ہنستے ہیں کہ یہ کہانی عقل سے بعید ہے

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ نیچری ہیں اور جنہوں نے قانون قدرت ہی کو اپنا خدا بنا رکھا ہے وہ کس قدر دنیا میں فتنہ پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں انہوں نے ایک ٹیڑھی راہ اپنا لی ہے اور ہر شخص جو ان کی اس ٹیڑھی راہ پر چلتا ہے اسے سیدھی راہ کی طرف آنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں لیکن میں نے جب اس سارے معاملے پر غور کیا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ یہ ساری مصیبت لوگوں نے ازخود سہیڑی ہے انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم اور اس کے تعلق کو چھوڑ دیا اور جب سے انہوں نے ایسا کیا ہے ان پر یہ بلا ایک ہجوم کی طرح نازل ہو گئی ہے۔ اب وہ خدا سے ہٹ کر خدا کے صرف قانون قدرت کے پیچھے چلنے لگے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک خدا کے قانون قدرت کا تعلق ہے اسے تو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانی چاہئے۔ وہ خدا تعالیٰ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کو قادر و توانا مانا جائے تو اس کا قانون قدرت بھی اسی کے زیر دست ہے وہ چاہے تو قانون قدرت کو بدل بھی سکتا ہے اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کیا انسان نے قدرت کے ہر قانون کو معلوم کر لیا ہے۔ کیا ہر روز نئی سے نئی چیز ایجاد نہیں ہو رہی۔ قدرت کے متعلق نئے سے نئے خیالات سامنے نہیں آ رہے اگر ایسا ہے تو پھر اس نامکمل چیز کو جو خدا تعالیٰ کی موجودگی میں ہم ایک دریا کہہ سکتے ہیں ایک قطرے کی بھی حیثیت نہیں رکھتی لوگ اس کے پیچھے کیوں چل پڑے ہیں جہاں تک نیچریت کا تعلق ہے یعنی قانون قدرت کو سمجھنے کا تعلق ہے اور اسے اپنی زندگی پر وارد کرنے کا تعلق ہے یہ کوئی بری بات نہیں ہے۔ بری بات یہ اس وقت بنتی ہے جب انسان دین کی باقی باتوں کو کھو بیٹھتا ہے اور اس طرح اس کی عقل کا نور کم سے کم تر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کاموں میں سے ایک کام قانون قدرت ہے۔ اور وہ بھی اس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔ اور وہ چاہے تو اسے بدل بھی دیتا ہے۔ انسان کیوں اسی ایک چیز کے پیچھے پڑ جائے اور باقی سب کچھ چھوڑ دے۔ یہ لوگ جو قانون قدرت یعنی نیچر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں یہ جنت کے وجود پر بھی اعتراض کرتے ہیں اور قیامت پر بھی ہنستے ہیں۔ اور کہتے یہ ہیں کہ یہ باتیں عقل سے بہت دور ہیں گویا کہ جو کچھ ان کی عقل میں آتا ہے وہی حقیقت ہے اور اس سے آگے نہیں بڑھا جا سکتا۔ وہ کم از کم اتنا تو سوچیں کہ عقل بھی تو سب کی ایک جیسی نہیں۔ کچھ لوگ بہت عقل مند ہیں۔ کچھ لوگ کم عقل رکھتے ہیں اور کچھ بالکل ہی عقل سے عاری ہیں تو پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ فلاں چیز عقل سے دور ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہے۔ بہرحال ان اشعار میں حضرت صاحب نے ہماری توجہ خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف دلائی ہے۔

خدا کرے کہ ہم ان اشعار کی روح کو سمجھ سکیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے ہو کر اپنی زندگی گزاریں۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان

ایک ملاقات

محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اپنی اور اپنی والدہ محترمہ کی وائسرائے ہند سے ایک ملاقات کا یوں ذکر فرماتے ہیں:۔

وقت مقررہ پر ہم دونوں وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ مزاج پرسی کے بعد وائسرائے صاحب نے کہا ظفراللہ خان نے مجھے کہا ہے کہ آپ اپنی جماعت کے متعلق مجھ سے کوئی بات کرنا چاہتی ہیں۔ والدہ صاحبہ اور لیڈی ولنگڈن ایک صوفہ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ لیڈی ولنگڈن کے دائیں طرف وائسرائے ایک آرام کرسی پر بیٹھے تھے اور والدہ صاحبہ کی دائیں طرف خاکسار ایک دوسری آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ لیڈی ولنگڈن کا معمول تھا کہ جب والدہ صاحبہ کے پاس بیٹھتی تھیں تو ایک بازو والدہ صاحبہ کی کمر کے گرد ڈال لیا کرتی تھیں اور بالکل ان کے ساتھ مل کر بیٹھا کرتی تھیں۔ اب بھی یہ دونوں ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ لیڈی ولنگڈن کسی کسی وقت اپنے فارغ ہاتھ سے والدہ صاحبہ کے ہاتھ بھی دباتی جاتی تھیں۔

وائسرائے کے سوال کرنے پر والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ ہاں میں نے بہت غور کے بعد آپ تک پہنچنے کی جرأت کی ہے۔ میں احمدیہ جماعت کی ایک فرد ہوں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہماری دعائیں ان کے لئے) نے جو ہمارے سلسلہ کے بانی تھے تعلیم دی ہے کہ ہم سلطنت برطانیہ کے وفادار رہیں۔ اور اس کے لئے دعا کرتے رہیں کیونکہ اس عملداری میں ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے اور ہم بغیر خوف و خطر کے اپنے دین کے احکام بجا لا سکتے ہیں۔ میں باقی جماعت کے متعلق تو نہیں کہہ سکتی لیکن اپنے متعلق وثوق سے کہہ سکتی ہوں (اور یہاں والدہ صاحبہ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیا) کہ میں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی اس ہدایت پر باقاعدہ عمل کرتی رہی ہوں اور سلطنت برطانیہ کے قیام اور اس کی بہبودی کے لئے متواتر دعا کرتی رہی ہوں لیکن دو سال کے عرصہ سے پنجاب کی حکومت کا ہماری جماعت کے ساتھ برتاؤ کچھ ایسا غیر منصفانہ ہو گیا ہے اور ہمارے امام اور ہماری جماعت کو ایسی ایسی تکالیف پہنچ رہی ہیں کہ دعا تو میں اب بھی کرتی ہوں کیونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حکم ہے لیکن اب دعا دل سے نہیں نکلتی کیونکہ میرا دل خوش نہیں ہے۔

ابھی چند دن کا ذکر ہے کہ ایک آوارہ اور شہدے شخص نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بیٹے اور ہمارے امام کے چھوٹے بھائی پر حملہ کر دیا اور انہیں ضربات پہنچائیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اولاد ہمیں اپنی جانوں سے بھی پیاری ہے۔ اور میں نے جب سے اس واقعہ کی خبر سنی ہے میں نہ کھا سکتی ہوں نہ پی سکتی ہوں نہ مجھے نیند آتی ہے۔

یہ فقرے والدہ صاحبہ نے کچھ ایسے درد سے کہے کہ لیڈی ولنگڈن کا چہرہ بالکل متغیر ہو گیا۔ اور انہوں نے جھنجلا کر وائسرائے سے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے۔ اور آپ نے کیوں مناسب انتظام نہیں کیا۔

وائسرائے نے جواب دیا میں نے ظفراللہ خان کے ساتھ تفصیلاً" اس کے متعلق گفتگو کی ہے۔ اور والدہ صاحبہ سے مخاطب ہو کر کہا اصل بات یہ ہے کہ یہ امور گورنر صاحب پنجاب کے اختیار میں ہیں اور میں ان کے متعلق ان کے نام کوئی حکم جاری نہیں کر سکتا۔ اگر میں ان معاملات میں دخل دوں تو وہ برا منائیں گے۔ جب میں خود بمبئی یا مدراس کا گورنر تھا اگر اس وقت کے وائسرائے ایسے معاملات میں میرے نام کوئی حکم جاری کرتے

باقی صفحہ ۴ پر

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

تربیتِ اولاد

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تربیت نفس و تربیت اولاد کے متعلق فرماتے ہیں۔

اخلاق حسنہ میں اباء و استکبار سے اجتناب کو بڑا درجہ حاصل ہے اور اخلاق شنیعہ میں سب سے زیادہ بد خلقی ابا و استکبار ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ خود پرست اور متکبر انسان کبھی فلاح نہیں پاتا۔ آخر سوچنے کا مقام ہے کہ شیطان کس بناء پر فرشتوں سے شیطان بنا۔ وہ تکبر ہی تھا جس نے اسے راندہ درگاہ بنا، یا۔ متکبر کبھی فیض رساں وجود نہیں بن سکتا خود پرست کبھی دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال نہیں رکھ سکتا۔ ہمیں اپنے بچوں میں فروتنی اور انکساری پیدا کرنی چاہئے تاکہ وہ فیض رساں وجود بن سکیں۔ تکبر کی لعنت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کر دیتی ہے خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے۔ مگر متکبر کا نہیں شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا۔ مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا۔ جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا۔ اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔

(آئینہ کمالات........ صفحہ ۵۹۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شائد نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سن لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے نہیں سنتا۔ اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے (بھیجے ہوئے) کی پورے طور پر اطاعت نہیں کرنا چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور جو خدا کے (بھیجے ہوئے) کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اس کی تحریر کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں انسان کسی سے ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شرر تا تم پر رحم ہو۔

بقیہ صفحہ ۳

تو میں بھی برا مناتا۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا میں آپ سے یہ نہیں کہتی کہ آپ ان کے نام حکم جاری کریں یا سختی سے کام لیں۔ لیکن آخر ان کے کام کی نگرانی بھی تو آپ ہی کے سپرد ہے آپ انہیں نرمی اور محبت سے سمجھائیں کہ وہ ہماری شکایات کو رفع کریں۔

وائسرائے نے کہا ہاں میں ایسا ضرور کروں گا۔ لیکن لیڈی ولنگڈن کا جوش وائسرائے کے اس جواب سے ٹھنڈا نہ ہوا۔ وہ والدہ صاحبہ کے ہاتھ دباتیں اور محبت کے کلمات سے ان کو مخاطب کرتیں اور بار بار کہتیں۔ میں خود پنجاب کے گورنر کو سمجھاؤں گی آپ گھبرائیں نہیں۔ میں اس کو سرزنش کروں گی۔ اور مجھ سے اصرار سے کہتیں کہ میری بات کا صحیح صحیح ترجمہ کرو۔

ایک اور موقعہ پر لارڈ ولنگڈن نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ کیا ایک ملک کی حکومت کا انتظام زیادہ آسان ہے یا ایک گھر کا انتظام؟ والدہ صاحبہ نے جواب دیا۔ دونوں میں سے جس کو اللہ تعالیٰ زیادہ آسان کر دے۔ وائسرائے کو اس جواب سے بہت استعجاب ہوا۔

تم صاف اور پاک ہو جاؤ

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صفیہ بیگم ....

میرے بچپن کے دن

صفیہ بیگم اپنی کتاب "میرے بچپن کے دن" میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بارے میں مزید کہتی ہیں:۔

ہماری والدہ اور اماں جی نے ہمیں بچپن میں سے سکھایا تھا کہ اباجی چارپائی سے نیچے اترنے لگیں تو جوتا چارپائی کے پاس سے ان کے پاؤں کے سامنے کر دیا کرو۔ جب اباجی چارپائی سے نیچے اترنے لگتے تو ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہوتی کہ میں آگے بڑھ کر یہ خدمت سرانجام دوں۔

اباجی جوتا پہننے لگتے تو ہمیشہ سیدھا پاؤں پہلے ڈالتے اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں سمجھاتے بھی رہتے کہ پہلے سیدھا پاؤں ڈالنا چاہئے۔ کھڑے ہوتے تو ہمارے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتے۔ وہ ہمیشہ اپنے بچوں کے سر پر بڑے پیار سے ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتے۔

بچوں پر سختی کرنے اور ڈانٹنے کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ ننگے پاؤں پھرنے سے ہمیشہ منع فرماتے۔ اگر کبھی اتفاق سے کسی بچے کے پاؤں میں جوتا نہ ہوتا۔ تو چھڑی کی نوک پاؤں کو لگاتے۔ مارتے نہیں تھے۔ صرف چھوتے تھے۔ اور فرماتے ننگے پاؤں نہیں چلو۔ ہر وقت جوتا پہنے رکھو۔ منجھلے ماموں عبدالرحیم ذرا طبیعت کے رعب والے تھے کبھی کبھی بچوں کو ڈانٹ بھی دیتے۔ اگر اباجی کو معلوم ہو جاتا تو ماموں کو ضرور ٹوکتے اور سختی کرنے سے منع فرماتے۔ ان کی سختی لفظ نالائق تک محدود تھی پھر اس کے بعد استغفار پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

ہم لڑکیوں سے پردے کی بڑی پابندی کرواتے۔ گھر کے زنانہ حصہ میں کوئی رشتہ دار مرد بھی نہیں آسکتا تھا۔ سوائے محرم کے۔ ہم لوگ گھر سے صرف سکول آتے جاتے تھے۔ اور کہیں گھروں میں رشتہ داروں کے پاس آنا جانا لڑکیوں کا نہیں تھا۔ لیکن اس کا احساس رکھتے اور ان کی تفریح کے مواقع فراہم کرتے۔ گھر کے بہت بڑے صحن میں کھیلنے کو کہتے۔ پابندی سے سیر کے لئے بھجواتے۔ میں بہت چھوٹی تھی۔ جب پہلی دفعہ گاڑی آئی۔ شائد میں چار پانچ سال کی تھی۔ سب بچوں کو ساتھ لے کر گئے۔ گاڑی کے ڈبے اور انجن دکھایا۔ ساتھ سمجھاتے رہے کہ ڈبے گاڑی کے ساتھ کس طرح ملے ہوتے ہیں میں نے کہیں سن لے لیا ہو گا کہ گاڑی جہاں ٹھہرتی ہے وہاں کھانے پینے کی چیزیں بھی ملتی ہیں اس لئے وہاں ضد شروع کر دی کہ آپ مجھے کچھ کھلائیے۔ قادیان میں سرکس آیا تو اباجی نے ماموں سے کہا کہ سب بچوں کو لے جانا اور سرکس دکھا کر لانا۔

اماں جی اور ہماری والدہ کا ادب کرواتے۔ ان کا کہنا ماننے کا حکم دیتے۔ اگر کبھی ہم اماں جی یا والدہ صاحبہ کی کسی بات پر دھیان نہ دیتے تو فرماتے بچیا اپنی اماں کا کہا مانا کرو۔ اماں جی یا آپاجی جو کہیں وہ کام کیا کرو۔ اور ہم میں انکار کی گنجائش نہیں ہوتی تھی۔ لڑکیوں کو ماں کا ہاتھ بٹانے کے لئے نہایت مناسب طریقے سے فرماتے۔ جب مجھے روٹی پکانا سکھانا تھا تو فرمایا آج رات میں تمہارے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی کھاؤں گا۔ میں نے روٹی بنائی۔ کنارے موٹے آدھی کچی سامنے لا کر رکھ دی۔ اماں جی نے منع بھی فرمایا لیکن پھر بھی آپ نے دو لقمے ضرور لئے تاکہ میری دلجوئی ہو سکے۔ اور سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں بھی دیں۔ جھوٹ بولنے سے سخت نفرت کا اظہار فرماتے۔ سچ بولنے پر قصور بھی ہوتا تو معاف ہو جاتا۔ سزا نہیں ملتی تھی۔ اگر دو بچے کسی ایک چیز کے لئے الجھ جاتے ایک ہتھیار ڈال دیتا اور دوسرے کو وہ چیز خود بخود دے دیتا تو بہت خوش ہوتے اسے بہت شاباش ملتی۔ دوسرے کو کچھ نہ کہا جاتا۔ وہ خود سمجھ جاتا کہ میں نے اچھا کام نہیں کیا۔ اگر کوئی چیز لینے کے لئے بچہ بایاں ہاتھ آگے بڑھاتا تو ہاتھ روک لیتے جب دایاں ہاتھ آگے کیا جاتا تو چیز مل جاتی۔

جب گھر میں سے کسی کو بھی سفر پر جانا ہوتا۔ وقت کا خیال رکھتے۔ دفتر سے گھر آجاتے۔ گھر میں سب جمع ہوتے۔ اور اجتماعی دعا ہوتی۔ اس دعا میں بھی آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور میرے کان اباجی کے الفاظ پر لگے ہوتے۔ آپ نہایت ہی رقت سے (دعائیں پڑھتے) اور خیریت کی دعا کرتے۔ [illegible] تک ساتھ چھوڑنے جاتے راستے بھر کوئی بات نہیں کرتے تھے۔ صرف دعائیں کرتے تھے۔ ہمارے بڑے ماموں ڈاکٹر عبدالرحمان رانجھا لکھنؤ پڑھا کرتے تھے۔ ان کو خاص طور پر اور باقی بچوں کو بھی رخصت کرتے وقت فرماتے

ع

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

جب سے خدا نے زمین آسمان کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ابن العطاء

میرا کالم

پروفیسر کے۔کے۔عزیز تاریخ کے معروف پروفیسر ہیں۔ آپ نے پنجاب' لندن' ہائیڈل برگ اور خرطوم کی یونیورسٹیوں میں تاریخ کی تدریس کا کام کیا ہے۔اب پاکستان میں ہیں اور ان کے نام سے یہ بیان منسوب کیا گیا ہے "پاکستان کی تاریخ کی کتابیں اغلاط اور لغویات سے بھرپور ہیں قرارداد لاہور ۲۴۔مارچ کو منظور ہوئی کتابوں میں ۲۳۔مارچ لکھا گیا۔ کانگریس وزارتوں نے جو سلوک کیا اس سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ہم نے جو ۱۹۷۱ء میں بنگالیوں سے کیا اس کا ذکر نہیں۔ہمارے عوام جذباتی ہیں انہیں مشتعل کرنے کے لئے کسی نیم خواندہ صحافی کا کالم یا ناخواندہ مولوی کی ایک تقریر کافی ہے۔ "چرچل' نپولین' واشنگٹن' سب پر تنقید ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ہیرو تنقید سے مبرا ہیں"

اس بیان میں ہمارے لئے جو بات خاص طور پر توجہ کا باعث بنی وہ یہ ہے کہ ہماری تاریخ کی کتابوں میں نہ صرف اغلاط ہیں بلکہ لغویات ہیں اور یہ کہ جو کچھ کانگریسی وزارتوں نے ہمارے ساتھ کیا اس سے تو کتابیں بھری پڑی ہیں۔جو ہم نے ۱۹۷۱ء میں بنگالیوں سے کیا اس کا ذکر نہیں۔ گزشتہ دنوں ایک ادیب نے جو غالباً آج کل وفاقی کلچرل سنٹر کے سربراہ ہیں' کہا تھا کہ ہم اپنی تاریخ دوبارہ لکھنی چاہتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ تاریخ لکھنے والا ایک اپنے خاص حالات میں سے گذر رہا ہوتا ہے اس کے جذبات اور اس کے خیالات اور اس کے تعلقات یہ ساری باتیں اس کی لکھی ہوئی تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں۔ تاریخ کا واقعہ تو چند الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے مثلاً یہ کہنا بہت آسان ہے اور چند الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ فلاں فوج ہار گئی اول تو یہ بات ہے کہ وہ فوج اپنے آپ کو ہاری ہوئی مانتی بھی ہے یا نہیں۔ دوسری بات ہے کہ اس کی جو تفاصیل پیش کی جائیں گی اختلاف ان میں ہو گا۔ وجوہات کیا تھیں کہ وہ فوج ہار گئی۔ جیتنے والی فوج میں کس کس شخص نے کیا کیا کردار ادا کیا اور اس کے کردار نے فوج کی جیت پر کس طرح اثر کیا۔ یہ ساری باتیں اگر روبوٹ کہے تو شائد سچ کہے کہ اسی کے جذبات نہیں ہیں وہ کسی حالات میں سے نہیں گذر رہا۔ اس کے کسی کے ساتھ تعلقات نہیں ہیں لیکن یہ ساری باتیں کہنے والے انسان ہوتے ہیں اور ان کی تحریر میں یہ ساری باتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اب آپ تاریخ کی کتاب دوبارہ لکھئے تو اس کے لکھے جانے کے بعد کچھ اور لوگ جن کے خیالات ان سے مختلف ہوں گے انہیں اغلاط سے پر بتائیں گے۔ انہیں جذبات سے بھرپور بتائیں گے۔ ان کے خیالات کی تردید کریں گے اور تعلقات کا طعنہ دیں گے یہ تو ممکن ہے کہ کسی ایک دن ہونے والے واقعہ کی تاریخ درست بیان کر دی جائے اگرچہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں نہ ہو سکا۔ جو قرارداد ۲۴۔مارچ کو منظور ہوئی تھی اسے ۲۳۔مارچ کو منظور کیا جانا لکھا گیا۔ تاریخ ہے ہی ایسی چیز واقعہ اور واقعہ کی تفصیل اور اس کی متعدد وجوہ یہ ساری باتیں ایک انسان سے دوسرے انسان تک پہنچتے پہنچتے بدل جاتی ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ آپ صرف اس تاریخ پر اعتماد کریں۔ جسے آپ اپنی تاریخ کہتے ہیں۔ تاریخ پر نہیں۔ بلکہ اپنی تاریخ جب کوئی دوسرا لکھے گا تو اس میں بہت سی باتیں ایسی در آئیں گی جو آپ کے خیال میں جھوٹ ہوں گی فریب پر مبنی ہونگی اور جنبہ داری کا اظہار کریں گی۔ اسی لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی تاریخ آپ لکھیں۔ دوسری کی لکھی ہوئی تاریخ پر انحصار نہ کریں۔ تاریخ یہ کچھ تو کرتی ہے کہ وہ ایک واقعہ بیان کر کے اس کے نتائج پیش کرتی ہے لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ واقعہ اسی طرح نہ ہوا ہو اس بات کا بھی امکان ہے کہ نتائج کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہو۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ تاریخ کہتی ہے وہ منطقی طور پر مان لینے کو جی چاہتا ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ تاریخ کا مطالعہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ کیا شک ہے تاریخ کا مطالعہ ازبس ضروری ہے لیکن اس لئے نہیں کہ حقائق کا پتہ چلے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بہت سی باتیں جو ہم مطالعہ کریں وہ حقائق سے بہت دور ہوں۔ لیکن ہمیں مطالعہ ضرور کرنا چاہئے اس لئے کہ ایک واقعہ بیان کر کے اس کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ نتیجہ عام طور پر اتنا منطقی ہوتا ہے کہ اسے ماننا ہی پڑتا ہے۔ پس تاریخ کا مطالعہ اس رنگ میں کیا جائے کہ ہمیں یہ پتہ چلے کہ اگر یہ واقعہ ہو تو اس کا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اس لئے مطالعہ نہیں کرنا چاہئے کہ یہ تمام واقعات بالکل اسی طرح رونما ہوئے تھے جس طرح ہمارے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ آخر ان واقعات کو پیش کرنے والے لوگ جذبات رکھتے تھے۔ تعلقات رکھتے تھے۔ اور جس طرح وہ چاہتے تھے اسی طرح وہ واقعات کو پیش کرتے تھے۔ ان کے مخالف اگر وہی تاریخ لکھتے تو وہ بالکل مختلف ہوتی۔

ہماری تاریخ

ہماری تاریخ کا ایک سنگ میل تعلیم الاسلام کالج قادیان کا قیام بھی ہے۔ سب سے پہلے اس کا قیام ۱۹۰۳ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عہد مبارک میں ہوا۔ بعد میں دوبارہ اس کا آغاز حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے عہد مبارک میں ۱۹۴۴ء میں ہوا۔ اس موقعہ پر کالج کا جو پراسپکٹس جاری کیا گیا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

تعلیم الاسلام کالج قادیان کا پہلا پراسپکٹس

۲۴-۱۳۲۳ھ / ۴۵-۱۹۴۴ء

تمہید و تعارف موجودہ دور میں اخلاقی انحطاط اور مادہ پرستی جس انتہا کو پہنچی ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ بدقسمتی سے مغربی تعلیم کا وہ نظام جو اس وقت ہمارے ملک میں جاری ہے باوجود اس کے کہ اس کے بعض پہلوؤں میں کچھ خوبیاں بھی موجود ہیں اس نے مغربی تہذیب کو ہوا دینے میں جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔ پس اس مقصد کے پیش نظر کہ ہمارے احمدی بچے مادہ پرستی اور موجودہ تہذیب کے سیلاب سے محفوظ رہیں نیز یہ کہ وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ (-) احمدیت کی روحانی برکات سے بھی آراستہ ہوں۔ اور ایک خاص دینی اور اخلاقی ماحول میں پرورش پائیں۔ جماعت احمدیہ نے اپنے (-) بانی حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی زیر ہدایت قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول جاری فرمایا اور اب یہ ادارہ مئی ۱۹۴۴ء میں انٹر میڈیٹ کالج (آرٹس و سائنس) کی صورت میں ترقی پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد اسے ڈگری کالج کے معیار تک پہنچا دیا جائے گا۔ جس میں آرٹس اور سائنس کے تمام مضامین (چار سالہ کورس) بالترتیب پڑھائے جائیں گے۔

کالج کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ ایسے بلند کردار نوجوان پیدا کئے جاویں جو نہ صرف موجودہ علوم اور زندگی کے موجودہ تقاضوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ بلکہ (دینی) تمدن کی حقیقی روح کے حامل۔ اور احمدیت (-) کی اخلاقی اور روحانی اقدار کا مجسمہ ہوں۔ اس کے علاوہ وہ بہترین شہری اور معاشرت کا عمدہ ترین نمونہ ہوں۔

یہ کالج صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام ہو گا اور ایک بہت بڑے وسیع دیہاتی طبقے (کہ جس کا مرکز اس وقت قادیان ہے) کی تعلیمی ضروریات بھی پوری کرے گا اس میں تمام طلباء کو بلا تفریق مذہب و ملت داخلے کی اجازت ہوگی۔ اور ہر طالب علم اپنے ضمیر کے مطابق پوری دل جمعی کے ساتھ تمام علوم سے بہرہ ور ہو سکے گا۔ البتہ داخلہ۔ گنجائش کے مطابق اور نوعیت مضامین کے اعتبار سے کیا جا سکے گا۔

اسٹاف ۱۔ (حضرت) مرزا ناصر احمد صاحب ایچ اے (پنجاب) بی اے (پنجاب) بی اے آنرز (ماڈرن گریٹس آکسن۔ انگلستان) پرنسپل اور لیکچرار دینیات۔ اور اقتصادیات۔
۲۔ مکرم اخوند عبدالقادر صاحب ایم اے لیکچرار انگریزی۔
۳۔ مکرم عباس بن عبدالقادر صاحب ایم اے۔ لیکچرار تاریخ۔
۴۔ مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب حقانی ایم اے۔ بی۔ ٹی۔ ایچ۔ (علیگ) لیکچرار فلاسفی۔
۵۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ناصر ایم اے۔ لیکچرار ریاضی۔
۶۔ مکرم ذوالفقار علی صاحب غنی ایم ایس سی۔ لیکچرار فزکس اور کیمسٹری۔
۷۔ مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے لیکچرار عربی۔
۸۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب (ایچ اے۔ ایچ۔ پی) لیکچرار فارسی اور اردو۔
۹۔ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب بی ایس سی بی

باقی صفحہ ۷ پر

جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۴۶ میں عائشہ Clarke زوجہ مظفر احمد Clarke قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K لندن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان جس کے تین بیڈ روم ہیں اور باغیچہ ہے جس کے نصف میرے خاوند محترم اور نصف کی میں مالکہ ہوں کل مکان کی موجودہ قیمت۔ ۵۲۰۰۰ پونڈ ہے میرا حصہ ۱/۲ ہے (۲) حق مہر وصول ۳۰۰۰ پونڈ (۳) زیورات دو انگوٹھیاں جوڑی بالیاں مالیتی ۱۰۰ پونڈ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عائشہ Clarke U.K لندن گواہ شد نمبر ۱ نسیم احمد باجوہ احمدیہ مشن لندن گواہ شد نمبر ۲ U.K S.F Ahmad لندن

مسل نمبر ۲۹۶۴۷ میں انور احمد رشید ولد ڈاکٹر رشید احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوتھن برگ سویڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مالیتی اندازاً ۱۰۰۰۰۰۰ سویڈش کرونز ہے تمام رقم بینک سے قرض لی گئی ہے اور مکان بینک کے پاس رہن ہے جس کے نصف کا مالک میں ہوں اور نصف کی مالک بیوی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰۰ سویڈش کرونز سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ۔ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انور احمد رشید گوتھن برگ سویڈن گواہ شد نمبر ۱ عبد اللطیف انور وصیت نمبر ۱۱۳۵۰ گواہ شد نمبر ۲ احمد طاہر فیصل سویڈن

مسل نمبر ۲۹۶۴۸ میں مصباح انور زوجہ انور احمد رشید قوم سڈل راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوتھن برگ سویڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر ۷۵۵۶ واقع سویڈن مالیتی۔ ۱۰۰۰۰۰۰ سویڈش کرونز تمام رقم بینک سے قرض لے کر بنائی گئی ہے اور مکان بینک کے پاس رہن ہے۔ نصف حصہ کی مالکہ میں۔ اور نصف کے مالک خاوند محترم ہیں۔ اور زیور طلائی وزنی دس تولہ مالیتی۔ ۴۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۲۵ کرونز ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الا مصباح انور گوتھن برگ سویڈن گواہ شد نمبر ۱ انور احمد رشید مسل نمبر ۲۹۶۴۷ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ عبد اللطیف انور وصیت نمبر ۱۱۳۵۰

مسل نمبر ۲۹۶۴۹ میں عتیق محمود ورک ولد محمود احمد ورک قوم ورک پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوتھن برگ سویڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد بینک میں مبلغ ۹۰۰۰ سویڈش کرونز اس وقت مجھے مبلغ ۵۵۰۰ سویڈش کرونز ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عتیق احمد ورک گوتھن برگ سویڈن گواہ شد نمبر ۱ عبد اللطیف انور وصیت نمبر ۱۱۳۵۰ گواہ شد نمبر ۲ احمد طاہر فیصل ابن عبد اللطیف انور سویڈن۔

مسل نمبر ۲۹۶۵۰ میں مرزا امین بیگ ولد مکرم مرزا معظم بیگ صاحب قوم مغل پیشہ ڈاکٹر سرجن عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بالٹی مور U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع اسلام آباد پاکستان مالیتی ۳۵ لاکھ روپے (۳۵۰۰۰۰۰ روپے) (۲) مکان واقع بالٹی مور U.S.A مالیتی ۳ لاکھ ڈالر (۳۰۰۰۰۰ ڈالر) (۳) نقد رقم ۶۳۰۰۰ ڈالر اور ایک لاکھ ستر ہزار روپے (۱۷۰۰۰۰ روپے) (۴) نقد رقم امریکہ میں ۶ لاکھ ڈالر (۶۰۰۰۰۰ ڈالر) (۵) پلاٹ دو واقع Hoiston U.S.A ایک لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر (۱۵۰۰۰۰ ڈالر) اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰ ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا امین بیگ بالٹی مور امریکہ گواہ شد نمبر ۱ ظفر احمد سرور واشنگٹن امریکہ گواہ شد نمبر ۲ سید عبد الماجد U.S.A۔

مسل نمبر ۲۹۶۵۱ میں کنیز فاطمہ وڑائچ زوجہ چوہدری نذیر حسین قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت تقریباً ۷۳۔ ۱۹۷۲ء ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۲-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) نقد دس ہزار امریکن ڈالر (۲) زیورات طلائی ۷ تولہ ۹ ماشہ خالص وزن ساڑھے پانچ تولہ مالیتی گیارہ ہزار روپے (۲) حق مہر ۳۲ روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد ڈالر ماہوار بصورت حکومت امریکہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کنیز فاطمہ وڑائچ ۴۹۲۱ Yourktown U.S.A گواہ شد نمبر ۱ انعام الحق کوثر وصیت نمبر ۲۰۱۲۰ گواہ شد نمبر ۲ محمد اقبال وڑائچ پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۶۵۲

I Nasullah Nawir s/o Muhammad Nawir پیشہ ملازمت عمر ۷۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع انڈونیشیا مالیتی ۱۰۰۰'۰۰۰ روپے (۲) کار ماڈل ۱۹۷۶ء مالیتی ۲'۵۰۰'۰۰۰ روپے (۳) نقد رقم ۳'۰۰۰'۰۰۰ روپے کل جائیداد ۶'۵۰۰'۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Nasullah Nawir انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ Anwar Tampubolom انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ Suifue Anwar انڈونیشیا۔

آپ کا خط ملا

○ مکرم لطف الرحمان محمود صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول۔ بو۔ سیرالیون لکھتے ہیں۔

مشتری سیارے سے دم دار ستارے کے اکیس ٹکروں کے آتش بار تصادم کی خبر میں اس دم دار ستارے کو الفضل نے دو تین بار "SHOW MAKER - LEVI" لکھا ہے۔ غالباً "SHOW" کے پیش نظر جس کے پھیکا ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس دمدار ستارے کا صحیح نام "SHOE MAKER - LEVI" ہے (دو مشہور ماہرین فلکیات کی یاد سے وابستہ)۔ الفضل کے معیار کے مؤقر اخبار میں ایسا سہو ذوق سلیم پر گراں گزرتا ہے۔

اس خبر کا ایک اور پہلو دلچسپ ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ زمین سے کسی دم دار ستارے کے ٹکرانے کے امکان سے خائف ہو کر وہاں لوگوں کے دلوں میں نرم گوشہ پیدا ہو گیا اور مساجد کی رونق بڑھ گئی ہے۔ دعا ہے کہ نئے اور پرانے نمازیوں کو عبادت میں استقلال اور دوام عطا ہو۔ قوم کی ہنگامی نمازوں کے بارے میں ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں سے نمازی ہو نہ سکا

اندریں حالات اگر ہر آٹھ دس مہینے بعد کسی چھوٹے موٹے دم دار ستارے کا زمین کی سرف رخ ہوتا رہے تو اعمال صالحہ کی توفیق ارزانی میں ممد ثابت ہو گا! شائد قارئین الفضل جانتے ہوں گے کہ ایک جرم فلکی کا زمین سے تصادم ۲۳۔ مارچ ۱۹۸۹ء (یوم تشکر صد سالہ جوبلی) کو ہونے والا تھا۔ لیکن انسانیت کے روحانی مستقبل سے وابستہ تقدیر کی بدولت رب رحیم کے فضل و کرم سے اس دن یہ خطرناک جرم فلکی ہمارے کرہ ارض سے سات لاکھ میل کے فاصلے سے گزر گیا۔ اگر یہ بے زبان مہمان صرف چھ گھنٹے دیر سے پہنچتا تو بلائے بے درماں ثابت ہوتا کیونکہ اس صورت میں تصادم یقینی تھا۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو جاتا تو اس جنم بھومی سے اولاد آدمؑ اور اسکی تہذیب کا خاتمہ ہو جاتا۔ (تفاصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے۔ نیوز ویک۔ نومبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۳۸۔ یورپین ایڈیشن)

ان دنوں عاجز نے الفضل کے لئے اس سے متعلق ایک مضمون کے لئے نوٹس بھی لکھے لیکن آخری شکل دینے کی فرصت نہ مل سکی۔ شاید کسی اور دوست نے لکھا بھی ہو۔ نظر سے نہیں گزرا۔ اچھا اب اجازت دیجئے۔ سیرالیون کی تاریخ سے آپ کا نام بھی وابستہ ہے۔ اہل سیرالیون کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

اطلاعات و اعلانات

بقیہ صفحہ ۵

ئی ڈیمانسٹریٹر اور نیچرسائنس۔
۱۰۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب بی اے ایس اے وی ٹیچر انگلش اور جنرل نالج۔
۱۱۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے بی ٹی ٹیچر ریاضی۔
۱۲۔ مکرم ماسٹر محمد اسلام خان صاحب ڈرائینگ ماسٹر۔
۱۳۔ فزیکل انسٹرکٹر (آسامی جلد پر کی جائے گی)
۱۴۔ لائبریرین (آسامی جلد پر کی جاوے گی)
۱۵۔ میڈیکل آفیسر۔ جناب خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب۔
۱۶۔ آفس کلرک اور خزانچی (آسامی جلد پر کی جائے گی)۔
۱۷۔ لیبارٹری اسسٹنٹ دو کس (آسامیاں جلد پر کی جائیں گی)

مضامین کالج میں موجودہ حالات میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جائیں گے۔
۱۔ انگریزی ۲۔ عربی ۳۔ فارسی ۴۔ ریاضی ۵۔ اقتصادیات ۶۔ تاریخ ۷۔ فلسفہ ۸۔ فزکس ۹۔ کیمسٹری ۱۰۔ اردو اور دینیات زائد مضامین ہوں گے۔

طلباء کو مندرجہ ذیل مضامین کے گروپ میں سے اپنے لئے کسی مناسب گروپ کا انتخاب کرسکتے ہیں:۔
۱۔ انگریزی۔ عربی یا فارسی۔ ریاضی اور تاریخ
۲۔ انگریزی۔ عربی یا فارسی۔ ریاضی اور اقتصادیات
۳۔ انگریزی۔ عربی یا فارسی۔ ریاضی اور فزکس
۴۔ انگریزی۔ عربی یا فارسی۔ تاریخ اور فلسفہ
۵۔ انگریزی۔ عربی یا فارسی۔ ریاضی اور فلسفہ
۶۔ انگریزی۔ عربی یا فارسی۔ تاریخ اور اقتصادیات
۷۔ انگریزی۔ عربی یا فارسی۔ اقتصادیات اور فلسفہ

ایف ایس سی (نان میڈیکل)
انگریزی۔ فزکس۔ کیمسٹری اور ریاضی۔

طلباء کا داخلہ یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق ضروری ہے کہ کالج میں داخلے کے وقت طلباء خود حاضر ہوں چنانچہ فرسٹ ایر کلاس میں داخلے کے وقت طلباء کی حاضری اصالتاً ضروری ہے یہ داخلہ میٹرک کے نتائج کے دس دن کے بعد سے شروع کیا جاوے گا۔
داخلے کے وقت طلباء کو حسب ذیل سرٹیفکیٹ پیش کرنے ہوں گے۔
۱۔ پرووِژنل سرٹیفکیٹ۔ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو اور گذشتہ امتحان یونیورسٹی میں لئے گئے مضامین اور ان کے نمبروں کی تفصیل درج ہو۔
۲۔ عمدہ چال چلن کا سرٹیفکیٹ۔ جو اس ادارے کے سربراہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہو۔ جس میں طالب علم نے آخری مرتبہ تعلیم حاصل کی ہے۔
۳۔ والدین یا سرپرست کی طرف سے تصدیق کہ طالب علم مذکور کو کالج میں داخلے کی اجازت ہے۔

فیسیں ایف اے کی کلاسوں کی فیس حسب ذیل ہوگی
فیس داخلہ =۰۰۔۲
یونیورسٹی رجسٹریشن فیس =۰۰۔۴ (داخلے کے موقع پر ایک مرتبہ)
ٹیوشن فیس (۲۴ مہینوں کے لئے) =۰۰۔۶ (فی ماہ)
لائبریری فیس =۰۰۔۵ (قابل واپسی جب کہ کالج چھوڑا جائے)
میڈیکل فیس =۲۵۔۰ (فی ماہ)
یونین کلب فنڈ ۔۲۵۔۱ (فی ماہ)

ہوسٹل کی فیس فیس داخلہ ۰۰۔۱ (بوقت داخلہ)
رہائش ۰۰۔۲ (فی ماہ)
علیحدہ کمرہ ۰۰۔۳ (فی ماہ)
روشنی ۵۰۔۱ (فی ماہ)
پنکھا (اگر استعمال کیا جائے) ۰۰۔۴ (فی ماہ)
ضمانت ۰۰۔۵ (داخلے کے وقت ایک مرتبہ اور پھر قابل واپسی)
کھانے کا پیشگی خرچ ۰۰۔۱۰ روپے (داخلے کے وقت ایک مرتبہ اور پھر قابل واپسی)

نوٹ:۔ بورڈنگ میں طلباء کو چارپائیاں مہیا کی جاویں گی لیکن روشنی کے لئے بلب اور پنکھے انہیں خود ہی حاصل کرنے ہوں گے۔

تحریک جدید کے معاونین کیلئے خوشخبری

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے مبارک الفاظ میں)

○ فرمایا "مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھاکر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

○ مکرم عبدالمنان کوثر صاحب (کارکن دفتر انصار اللہ) کی اہلیہ محترمہ ساجدہ منان صاحبہ کو ایک ٹانگ میں عرصہ پانچ سال سے سوزش اور درد کی سخت تکلیف ہے مورخہ ۹۴۔۹۔۱۵ سے مزید سخت درد اور سوزش بڑھ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ناصر احمد کارکن الفضل کے چچا مکرم نصیر احمد صاحب شدید بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا عطا کرے۔

نصاب امتحان انصار اللہ

○ زعماء کرام مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی امتحان سوم اور چہارم ۹۴ء کے نصاب سے تمام انصار کو آگاہ کر دیا جائے اور گاہے گاہے یاد دہانی بھی کراتے رہیں۔
یاد رہے ان مرکزی امتحانات میں ہر مجلس کو اپنا کم از کم ہدف یعنی ۵۰ فیصد انصار کی امتحانوں میں شرکت کو یقینی بنانا چاہئے۔

(قائد تعلیم مجلد انصار اللہ پاکستان ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شاہ محمد صاحب وصیت نمبر ۱۳۸۱۷ ساکن چک نمبر ۹ عبدالستار والہ ضلع بہاولنگر نے ۱۹۵۴ء میں وصیت کی اس کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں

○ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ حکیم محمد لطیف صاحب وصیت نمبر ۱۳۸۰۷ نے ۱۹۵۴ء میں حافظ آباد سے وصیت کی تھی اس کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ مکرمہ عمر بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مستری چراغ دین صاحب وصیت نمبر ۱۳۷۱۹ ریلوے کالونی فیصل آباد کا ۱۹۸۷ء کے بعد سے دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ مکرمہ زیارت بی بی صاحبہ بنت رائے نور محمد صاحب وصیت نمبر ۱۳۷۱۴ نے ۱۹۵۳ء میں وصیت کی اس کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔

اگر مندرجہ بالا موصیان خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

شجرکاری مہم

○ موسم برسات کی شجرکاری کی مہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ربوہ میں شروع ہو چکی ہے۔ اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے "گلشن احمد نرسری" نزد سوئمنگ پول فیکٹری ایریا ربوہ میں ہر قسم کے پودہ جات ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ گلشن احمد نرسری کے اوقات کار صبح سات بجے تا شام سات بجے ہیں۔ احباب کی مزید سہولت کے لئے نرسری جمعہ کے روز بھی کھلی ہوتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر شجرکاری مہم میں شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قدوقامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قدوقامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جاسکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں قریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس: قیمت 120/- چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس: قیمت 40/- روپے
  اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
- اپی ٹائزر کیپسولز قیمت 12/- روپے
  بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت 125/- روپے
  تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر ریحہ ہومیوپیتھ) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-21128 , 04524-771
فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 22- ستمبر-1994ء
گرمی کا زور کم ہو گیا ہے موسم اعتدال کی طرف مائل ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کی ۲۰۔ ستمبر کی ہڑتال کی کامیابی اور ناکامی کے مسئلے پر اور ہڑتال کے دوران پولیس کی طرف سے کئے گئے تشدد کے ذکر پر سینٹ میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ دوبار اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ شور شرابہ سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اپوزیشن کے ارکان ہڑتال کے دوران حکومت کا رویہ زیر بحث لانا چاہتے تھے ڈپٹی سپیکر نے کہا کہ یہ مسئلہ جس طرح اٹھایا جا رہا ہے اس طرح ایوان نہیں چلایا جا سکتا۔ اجمل خٹک نے چیئرمین کی ہدایت کے باوجود تقریر جاری رکھی۔ حکومتی اراکین نے الزام لگایا کہ حزب اختلاف نے طاقت سے دوکانیں بند کروائیں۔ حزب اختلاف نے الزام لگایا کہ حکومت ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیل رہی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کویت میں مقیم پاکستانیوں سے کہا ہے کہ ملک میں جاری سیاسی محاذ آرائی جلد ختم ہو جائے گی۔ کشمیر قومی سلامتی اور اقتصادی امور جیسے قومی مسئلوں پر اتفاق رائے موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سوچ جمہوری اور ترقی پسندانہ ہے۔

○ صدر نے کہا ہے کہ میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت کی کوششیں جاری رکھوں گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اور دیگر رہنماؤں پر کرپشن کے مقدمات درج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سابق دور میں بدعنوانی میں ملوث تمام افراد کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی جائے گی بدعنوان عناصر کی کارگزاری پر پردہ ڈال کر ثبوت نہ فراہم کرنے والے محکموں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

○ وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہڑتال سے ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ ہم محاذ آرائی ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کا انحصار اپوزیشن کے رویہ پر ہے۔ ہم بات چیت کے لئے تیار ہیں لیکن یہ ملک و قوم کے مفاد میں ہونی چاہئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے تشدد کر کے ملک کو خانہ جنگی کے دھانے پر پہنچا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی تحریک کو کچلنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ ریاستی قوت کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ لیکن عوام سرخرو ہونگے۔ اپوزیشن کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں پولیس تشدد اور گرفتاریوں کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاسی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ کامیاب ہڑتال پر عوام کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اپوزیشن کی قیادت چاروں صوبائی دارالحکومتوں کا دورہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بوکھلا چکی ہے۔ بزرگوں اور عورتوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ مسجد میں لڑکوں کو مارا۔ مجھ پر گولیاں برسائیں۔ ہمارے ہزاروں کارکن جیلوں میں بند ہیں۔

○ مسٹر نواز شریف سمیت ۲۰۰ سے زائد افراد پر توڑ پھوڑ اقدام قتل کے ۹ مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔ ایک سو افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ الزام لگایا گیا ہے کہ اپوزیشن لیڈر نے کھوسہ، ارشد لودھی، سہیل ضیاء بٹ، میاں معراج اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ریگل چوک میں کلاشنکوفوں سے اندھا دھند فائرنگ کرا دی اور لوگوں کی زندگیاں خطرے میں ڈال دیں۔ ایس پی کینٹ عارف مشتاق پر حملہ کر کے زخمی کرنے کا بھی مقدمہ درج کر لیا گیا۔

○ باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر اپوزیشن نے اسلام آباد کا گھیراؤ کرنے کا پروگرام بنایا تو نواز شریف کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ حکومت نے پہیہ جام ہڑتال یا فون یا بجلی پانی کے بلوں کی ادائیگی روکنے کے حوالے سے اپوزیشن کی آئندہ حکمت عملی کا مقابلہ کرنے کی تیاری مکمل کر لی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس عارف اقبال بھٹی نے اپوزیشن لیڈروں جاوید ہاشمی، ممناز رفیع، جاوید اشرف اور پروین جبیں کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کو سہولت دینا مساوات کے تمام اصولوں کی خلاف ورزی ہوگی۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ ملزمان نے جلوس نکال کر قانون کی خلاف ورزی کی۔ جاوید ہاشمی نے پولیس پر حملہ کیا۔ ملزمان کے وکیل نے استدعا کی کہ درخواست مسترد کرنے کی بجائے کسی دوسرے جج کو بھجوا دی جائے کیونکہ عام لوگوں میں ججوں کی سیاسی بنیاد پر تقرری کا تاثر پایا جاتا ہے۔ فاضل جج نے یہ درخواست مسترد کر دی۔

○ کینٹ کچہری میں اس وقت ہنگامہ ہو گیا جب مسٹر جاوید ہاشمی کو پولیس نے ہتھکڑی لگانے کی کوشش کی۔ وکیل اور پولیس کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ ایک وکیل نے عدالت میں گالی دے دی جس پر اے سی اٹھ کر جانے لگے تو وکلاء نے معذرت کی۔ خواتین نے احتجاج کیا کہ جس اے سی نے ہمیں گرفتار کیا وہی ہمارا کیس بھی سن رہا ہے۔

○ پاکستان فرانس سے تین جدید ترین آبدوزیں حاصل کرے گا۔ معاہدے کے مطابق تین سال کے اندر اندر یہ آبدوزیں پاکستان کے حوالے کر دی جائیں گی۔ پہلی آب دوز فرانس میں تیار ہوگی۔ دوسری مشترکہ طور پر اور تیسری مکمل طور پر پاکستان میں تیار ہو گی۔

○ نیو کراچی اور اورنگی میں علی الصبح فوجی آپریشن کیا گیا اس دوران فائرنگ سے ایک نوجوان ہلاک ہو گیا بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔ فوج کے ۸۰ ٹرکوں نے آپریشن میں حصہ لیا گھر گھر تلاشی کے دوران ۲۹ رائفلیں اور ۷۰۰ گولیاں برآمد کی گئیں۔ ۳ ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ لائنز ایریا کا محاصرہ تیسرے دن بھی جاری ہے اب تک یہاں سے ۱۲۰ ہتھیار برآمد ہو چکے ہیں۔ مختلف واقعات میں ۳۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ پاکستان جنرل اسمبلی میں مسئلہ کشمیر پر عالمی حمایت حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ پاکستانی وفد جنرل اسمبلی کے ممالک کو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم سے آگاہ کرے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان میں سیاسی محاذ آرائی ابھی مزید چلے گی ہڑتال کی سب سے زیادہ حمایت کراچی میں ہوئی حالانکہ ایم کیو ایم اس ہڑتال سے لاتعلق تھی۔ بیشتر بڑے شہروں میں کاروباری مراکز اور دکانیں بند رہیں۔ کراچی میں بسیں اور ویگنیں بھی سڑکوں پر موجود نہ تھیں۔

○ سپریم کورٹ نے اتفاق گروپ کی طرف سے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں مسترد کر دیں۔ تین شوگر ملیں سربمہر کرنے کے احکامات بحال ہو گئے۔

○ پاکستان نے بھارت کو وارننگ دی ہے کہ کنٹرول لائن پر خلاف ورزیوں کے نتائج تباہ کن ہونگے۔ بھارت خلاف ورزیوں سے باز آجائے اور احتیاط اور رواداری سے کام لیتے ہوئے ایسے اقدامات سے گریز کرے۔

○ کویت فنڈ پاکستان میں سڑکیں بنانے کے لئے سرمایہ کاری کرے گا۔

○ پولیس کمانڈوز نے سروسز ہسپتال سے زخمیوں کو اٹھا لیا اور ساتھ لے گئے۔ ۸۰ کے قریب مسلح کمانڈوز ایمرجنسی میں داخل ہوئے اور جاوید اشرف، نعیم شاہد اور محسن علی کو زبردستی اٹھا لیا۔ ڈاکٹروں نے اس واقعہ کے خلاف تین گھنٹے تک ہڑتال کی۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ پاکستان امریکہ کی شراکت کے لئے نئے راستے تلاش کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بینظیر بھٹو انرجی کے شعبہ میں بالخصوص اور اقتصادی میدان میں بالعموم دوراندیشی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ امریکی وزیر توانائی کی قیادت میں اعلیٰ سطحی امریکی وفد اسلام آباد پہنچ گیا ہے۔

○ میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ میں مسلم لیگی دھڑوں میں اتحاد سے ناامید نہیں ہوں۔

اطلاع عام

دواخانہ ہذا میں جنرل پریکٹس اور خاص طور پر مرض اٹھرا۔ زنانہ و مردانہ مخصوص امراض۔ اور برائے اولاد نرینہ کا علاج بفضلہ تعالیٰ حضرت حکیم خورشید احمد صاحب کے تربیت یافتہ معالجین کے ہاتھوں جاری ہے

منیجر خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ)
ربوہ فون: 211538

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175

ربوہ میں صرف فون: 212211
ماڈرن شوز سپر
سروس چیتا شو کے ہر جوگر کے ساتھ
سروس کی جراب مفت حاصل کریں
اور نصرت جہاں اکیڈمی کیلئے اعلیٰ کوالٹی کے سفید جوگر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
ماڈرن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ